69558-کفار کے تہوار والے دن تجارت کرنا اور دوکانیں کھولنے کا حکم

سوال

کیا عید اور تہوار کے روز تجارت کرنے اور دوکان کھولنے کی کوئی ممانعت ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسلمان شخص کے لیے مسلمانوں کے تہوار (عید الفطر اور عید الاضحی) کے موقع پر اپنی دوکان اور سپر مارکیٹ کھولنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ایسی اشیاء فروخت نہ کرے جو بعض لوگوں کے لیے اللہ کی معصیت اور نافرمانی میں مدد و معاون ہوں.

دوم :

رہا مسئلہ ان تہواروں کے روز دوکانیں اور سپر مارکیٹ کھولنے کا حکم جو غیر مسلموں کے تہوار ہیں مثلا : کرسمس، اور یہود و نصاری یا بدھ مت یا دوسرے ہندو تہوار تو اس میں بھی دوکانیں کھولنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان کے لیے کوئی ایسی چیز فروخت نہ کرے جس سے وہ اپنی اس معاصی اور نافرمانی والے کاموں میں معاونت حاصل کر سکیں، مثلا جھنڈیاں اور تصاویر اور تہنیتی کارڈ اور فانوس، اور پھول، اور رنگ برنگے انڈے، اور ہر وہ چیز جو اپنا تہوار منانے میں استعمال کرتے ہیں.

اور اسی طرح وہ مسلمانوں کے لیے کوئی ایسی چیز فروخت نہ کرے جس کے استعمال سے وہ ان تہواروں میں کفار کے ساتھ مشابہت میں مدد و معاون ہوں.

اس میں اصل اور دلیل یہ ہے کہ مسلمان شخص کو معصیت و نافرمانی کرنے اور اس کی معاونت کرنے کی بھی ممانعت ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اور نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور تم گناہ و ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اس کا تقوی اختیار کرو یقینا اللہ تعالی شدید سزا دینے والا ہے} المائدۃ (2).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور وہ کسی بھی مسلمان شخص کے لیے کوئی ایسی چیز فروخت نہ کرے جو مسلمان ان کے تہوار میں ان کی مشابہت اختیار کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوتی ہے، چاہے وہ کھانا ہو یا لباس وغیرہ؛ کیونکہ اس میں برائی اور منکر میں معاونت ہوتی ہے" انتہی.

دیکھیں : اقتضاء الصراط المستقیم (520/2).

اور وہ کہتے ہیں :

"اور مسلمانوں کا انہیں (یعنی کفار کو) ان کے تہواروں کے موقع پر وہ اشیاء فروخت کرنا جس سے وہ اپنے تہواروں میں مدد و معاونت لیتے ہوں چاہے وہ کھانا ہو یا لباس یا خوشبو اور پھول وغیرہ، یا انہیں یہ اشیاء بطور ہدیہ دینا، یہ سب کچھ انہیں حرام تہوار منانے میں ایک قسم کی معاونت میں شمار ہوتا ہے"

اور ابن حبیب مالکی رحمہ اللہ نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ :

"کیا آپ دیکھتے نہیں کہ مسلمانوں کے لیے حلال نہیں کہ وہ نصاری کو کوئی بھی ایسی چیز فروخت کریں جو انہیں ان کے تہوار منانے میں مدد و معاون ہو، نہ تو گوشت، اور نہ ہی سالن، اور نہ ہی لباس، اور نہ ہی انہیں کوئی سواری عاریتا دی جائیگی، اور نہ ہی ان کے تہوار میں ان کی کسی بھی قسم کی مدد و معاونت کی جائیگی؛ کیونکہ یہ سب کچھ ان کے شرک کی تعظیم میں شامل ہوتا ہے، اور ان کے کفر پر ان کی معاونت ہے، مسلمان حکمرانوں کی ایسے کام کرنے سے روکنا چاہیے. امام مالک وغیرہ کا بھی یہی قول ہے، اس میں مجھے کسی بھی اختلاف کا علم نہیں"

دیکھیں : اقتضاء الصراط المستقیم (526/2) الفتاوی الکبری (489/2) احکام اھل الذمۃ (1250/3).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کا یہ بھی قول ہے :

"اور اگر تو وہ اشیاء جو یہ لوگ خریدتے ہیں ان سے حرام کرام کا ارتکاب کرتے ہیں، مثلا صلیب، یا شعانین (عیسائیوں کا تہوار) یا معمودیۃ (انجیل کے کلمات پڑھ کر بچے پر پانی کے چھینٹے مار کر عسائی بنانا) یا دھونی کے لیے خوشبو، یا غیر اللہ کے لیے ذبح کرنا، یا تصاویر وغیرہ، تو بلاشک وشبہ یہ حرام ہیں، مثلا انہیں شراب بنانے کے لیے جوس فروخت کرنا، یا ان کے لیے گرجا اور چرچ تعمیر کرنا.

اور رہا ان اشیاء کا مسئلہ جن سے وہ اپنے ان تہواروں میں کھانے پینے اور لباس میں معاونت حاصل کرتے ہوں، تو احمد وغیرہ کی اصول تو اس کی کراہت پر دلالت کرتی ہیں، لیکن یہ کراہت تحریمی ہے، جیسا کہ امام مالک کا مسلک ہے، یا کہ کراہت تنزیہی ؟

زیادہ شبہ تو یہی ہے کہ اس کے ہاں اس طرح کی دوسری اشیاء کی طرح یہ بھی کراہت تحریمی ہے، کیونکہ فساق اور شرابی قسم کے افراد کے لیے روٹی اور گوشت وغیرہ فروخت کرنی جائز نہیں جو اس کے ساتھ شراب نوش کرینگے، اور اس لیے بھی کہ یہ اعانت باطل دین کے اظہار کی متقاضی ہے، اور ان کے تہواروں اور اسے ظاہر کرنے میں لوگوں کا زیادہ جمع ہونا ہے، جو کہ کسی ایک معین شخص کی معاونت سے بھی بڑھ کر ہے"

دیکھیں : الاقتضاء الصراط المستقیم (552/2).

ابن حجر مکی رحمہ اللہ سے درج ذیل مسئلہ دریافت کیا گیا :

جس کافر کے متعلق علم ہو کہ وہ خوشبو اپنے بت کو لگاتا ہے اسے کستوری فروخت کرنے، اور جس کافر کے متعلق یہ علم ہو کہ وہ اسے ذبح کیے بغیر کھائیگا جانور فروخت کرنے کا حکم کیا ہے ؟

ان کا جواب تھا :

"دونوں صورتوں میں ہی اسے فروخت کرنا حرام ہے، جیسا کہ ان (یعنی علماء) کے قول میں یہ بات شامل ہے کہ : جس کے متعلق بھی فروخت کرنے والے کو یہ علم ہو جائے کہ خریدار اس چیز کے ساتھ نافرمانی کا ارتکاب کریگا وہ چیز اسے فروخت کرنی حرام ہے، اور بت کو خوشبو لگانا اور ذبح کیے بغیر اس جانور کا قتل کرنا جسے ذبح کیا جاتا ہو یہ دونوں ہی نافرمانیاں اور عظیم

معصیت ہیں، چاہے ان کی طرف بھی نسبت ہو، کیونکہ صحیح بات یہی ہے کہ کفار بھی مسلمانوں کی طرح ہی شریعت اسلامیہ کی فروعات پر عمل پیرا ہونے کے مخاطب ہیں، اس لیے کسی بھی ایسی چیز کو ان کے لیے فروخت کرنا جائز نہیں جو اس عظیم معصیت و نافرمانی میں مدو معاون ثابت ہوتی ہو، اور یہاں علم ظن غالب ہے۔

واللہ اعلم۔ انتہی۔

ماخوذاز: الفتاوی الفقھیۃ الکبری (270/2).

حاصل یہ ہوا کہ: کفار کے تہواروں میں مسلمانوں کے لیے اپنی دوکانیں اور سپر مارکیٹ دو شرطوں کے ساتھ کھولنی جائز ہیں:

پہلی شرط:

ان کفار کے لیے کوئی بھی وہ چیز فروخت نہ کی جائے جس سے وہ اپنا تہوار منانے میں معاونت حاصل کریں، اور اسے معصیت و نافرمانی میں استعمال کریں۔

دوسری شرط:

مسلمانوں کو بھی وہ اشیاء فروخت نہ کی جائیں جو ان تہواروں میں کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے میں مدو معاون ہوں۔

بلاشک وشبہ اس وقت ان تہواروں کے لیے کچھ مخصوص اور معلوم اشیاء پائی جاتی ہے جو ان تہواروں میں استعمال ہوتی ہیں: مثلا تہنیتی کارڈ، اور تصاویر، اور مجسمے اور صلیب، اور بعض درخت، تو ان اشیاء کی فروخت جائز نہیں، اور اصل میں انہیں اپنی دوکان اور سپر مارکیٹ میں داخل ہی نہیں کرنا چاہیے۔

اور اس کے علاوہ باقی وہ اشیاء جن کا استعمال ان تہواروں میں بھی استعمال ہوسکتا ہے، دوکان والے اور سپر مارکیٹ کے مالک کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے، اور وہ جس کی حالت سے علم ہوجائے کہ وہ یہ اشیاء حرام کام میں استعمال کریگا، یا وہ اس تہوار کو منانے میں استعمال کریگا، یا اس کے متعلق اس کا ظن غالب ہو کہ وہ ایسا ہی کریگا مثلا لباس، خوشبو، اور کھانے والی اشیاء تو وہ اسے یہ اشیاء فروخت نہ کرے۔

واللہ اعلم۔